پروفیسر مسعود اختر ہزاری (لوٹن، برطانیہ)

شناخت کی چوری۔ ایک سنگین جرم

عالمی قوانین کے مطابق کسی مخصوص شناخت کی چوری جرم ہے۔ آج کے دور میں مختلف ممالک نے اپنے حالات اور ماحول کے مطابق ایسی قانون سازی کی ہوئی ہے جس کے مطابق Copy Rights، Trade Marks اور Designs وغیرہ کی چوری کو باضابطہ جرم قرار دیا گیا ہے اور اس کے مرتکب افراد کیلئے سزائیں مقرر کی ہیں تا کہ کسی کو جرأت نہ ہو کہ کسی کا مخصوص نام استعمال کر کے فوائد حاصل کرے یا غلط بیانی کی بنیاد پر لوگوں کو گمراہ کرے۔ بازار میں ۲۰ پنس کی چاکلیٹ ٹکیہ یا ۱۰ پنس کی ماچس بیچنے والی کمپنی یہ گوارہ نہیں کر سکتی کہ اس کا برانڈ نام (Brand Name) کوئی چوری کرے اور اس کو استعمال میں لائے۔

اسلام ہمارے مذہب کا قرآنی (Brand Name) نام ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور پسند بھی۔ اس کے تحفظ اور بقاء کی خاطر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان طائف میں وجودِ مبارک کو لہولہان کرایا۔ غزوۂ احد میں دندان مبارک شہید کروائے اور طرح طرح کی مشکلات برداشت کیں۔ یہ چمنستانِ اسلام ہی تھا جس کی آبیاری کے لیے صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور اُمّت کے بہترین افراد نے اپنا مقدس خون پیش کیا۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اسلام کے Brand Name کو دن دیہاڑے چوری کرنے کی کوشش کی جائے اور مسلمان خوابِ خرگوش کے مزے لیتے رہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ مبارک کے کچھ ہی عرصہ بعد مسیلمہ کذاب نے اس شناخت کو چوری کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف جہاد و قتال کیا۔

اسلام کی شناخت چرانے کے حوالے سے حالیہ دنوں میں کچھ واقعات برطانیہ میں بھی رونما ہوئے۔ برطانیہ کے مختلف شہروں میں جماعت احمدیہ نے مقامی اور قومی اخبارات میں اشتہارات دیئے کہ وہ اپنا ۱۲۵ واں یومِ تاسیس منا رہے ہیں۔ انہوں نے واضح طور پر اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر متعارف کرایا اور مرزا غلام قادیانی کو نبی کے طور پر متعارف کراتے ہوئے اس کے نام کے ساتھ (Peace be Upone Him) کے الفاظ لکھے۔ جب اشتہارات عام ہوئے تو مسلمان کمیونٹی سیخ پا ہوگئی۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ جب برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام قادیانی نے دعوائے نبوت کیا تھا تو مشائخ، علماء اور عوام الناس نے مل کر اس کی مخالفت کی جس کے نتیجے میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور بعد ازاں دنیا بھر کے مسلمان ممالک نے اس کی تائید کی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اگر قادیانی کے طور پر حقیقی اور اصلی اپنی شناخت کرادیں تو انھیں حرمین شریفین کی حاضری کی بھی اجازت نہیں ہے کیونکہ بحیثیت غیر مسلم وہ حج وعمرہ کا ویزہ حاصل نہیں کر سکتے۔ پھر ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا جس کے مطابق اسلامی شعائر مثلاً مسجد، کلمہ، مسلمان کے الفاظ استعمال کرنا ان کے لئے جرم قرار دیا گیا۔ آئینِ پاکستان غیر مسلم اقلیت کے طور پر باقی اقلیتوں کی طرح قادیانیوں کا بھی احترام کرتا ہے اور حقوق دیتا ہے۔ لیکن یہ قطعاً اجازت نہیں دیتا کہ وہ مسلمانوں کی شناخت چرائیں اور دھوکہ دہی سے اپنے آپ کو مسلمان لکھیں۔ بلکہ آئین توڑنے کی صورت میں آرٹیکل ۶ کے تحت سخت ترین سزا ہے۔ اس صورتِ حال میں جب کہ مسلمانوں

کے Brand Name پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہو کیسے خاموش رہا جا سکتا ہے۔ اس ساری بحث کا آغاز مسلمانوں کی طرف سے نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوا ہے۔ اگر ہم جمع وتفریق کرکے مذہب احمدیت (قادیانیت) کی عمر بتاتے تو شاید نہ مانا جاتا لیکن جلی الفاظ میں انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ ''ہمارے مذہب کی عمر ۱۲۵ سال ہے'' جبکہ اسلام تو ۱۵ ویں صدی میں داخل ہو چکا ہے۔ اسلام پیغامِ محبت دیتا ہے، نفرتوں کو دور کرتا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر قادیانیت کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ جہاں جہاں ان پر زیادتی ہوتی ہے اس کی مذمت کرتے ہیں لیکن اسلام اور مسلمانوں کی شناخت پر سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ دیدہ و دانستہ ڈاکہ زنی کی واردات کر کے، چہرے پر معصومیت سجائے اگر کوئی صدا بلند کرے Lvoe For All Haterd For None تو یہ بھی مضحکہ خیز الفاظ کے گورکھ دھندے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ دنیا میں بے شمار غیر مسلم لوگ آبادہی، مسلمان ان کے ساتھ مل جل کر رہ رہے ہیں پھر قادیانیوں کے خلاف سخت روی کیوں؟ اس بات کو سمجھنے کیلئے دو مثالیں ذہن نشین کرلیں، (ا) مذہب اسلام میں شراب کا پینا اور بیچنا حرام ہے۔ اگر کوئی مسلمان شراب بیچتا ہے تو یقیناً قابلِ مذمت ہے لیکن اگر وہ شراب کی بوتل پر آب زم زم کا لیبل لگا کر بیچے تو یقیناً جرمِ عظیم ہوگا۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ لوگوں کو حقیقت حال سے آگاہ کریں۔ خطرہ یہ ہے کہ کہیں لوگ بظاہر آبِ زم زم کا لیبل دیکھ کر عقیدت کی بناء پر اسے خرید کر پینا شروع نہ کر دیں۔ (۲) اسلام میں (Pork) خنزیر حرام قطعی ہے۔ اگر کوئی مسلمان بیچتا ہے تو گناہ ہے لیکن اگر اس کے اوپر ''قربانی کا گوشت'' کا لیبل لگا کر بیچنا شروع کر دے تو یقیناً مہم جوئی کر کے لوگوں کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ کہیں قربانی کے گوشت کے فضائل کی بنا پر وہ خنزیر کا گوشت خرید کر نہ کھاتے رہیں۔

تمام مذاہب اپنے اپنے طریقہ پر زندگی گزار رہے ہیں ہم اسلامی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کے اصولوں کے مطابق مل جل کر رہتے ہیں لیکن قادیانیت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اسلامی شناخت چوری کر کے لادینیت پر اسلام کا لیبل لگا کر پیش کرتے ہیں جو کہ ہمارے لئے ناقابل قبول ہے۔ اگر آج بھی یہ اسلام کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں اور اپنے آپ کو قادیانی کے طور پر متعارف کرائیں تو نہ صرف ہمیں اعتراض کوئی نہیں بلکہ دیگر غیر مسلموں کی طرح انہیں بھی ہماری ہمدردیاں حاصل ہونگی اور اگر ان کے دل کا شوق فراواں قابو سے باہر ہے اور وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان کے لیے اسلام کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں۔ اسلام کے بنیادی عقائد بشمول عقیدہ ختمِ نبوت کو مان لیں اور تصدیق واقرار کرلیں کہ جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرے وہ جھوٹا ہے تو آج بھی ہم ان کے استقبال کیلئے پلکیں بچھانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر سوال یہ کیا جائے کہ یہ تو الزام ہے ہم نے کون سے شناخت چرائی ہے؟ تو میں انتہائی احترام سے گزارش کروں گا کہ کون سی اسلامی شناخت چھوڑی ہے جس کو نہ چرایا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مرزا قادیانی نبی، اہل بیتِ اطہار کے مقابلے میں مرزا قادیانی کے اہل خانہ اہل بیت، مرزا قادیانی کے دوست احباب کو صحابہ کے نام سے موسوم کرنا، مرزا قادیانی کی بیویوں کو امہات المومنین قرار دینا۔ مرزا قادیانی کی بیٹی کو سیدۃ النساء کے لقب سے پکارا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ و مدینہ کے مقابلے میں قادیان اور ربوہ کا تصور پیش کیا گیا اور اس طرح جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا۔ علی ھذ القیاس اسلام کی Identity اور شعار کو استعمال کیا گیا جو کسی بھی مسلمان کیلئے ناقابل قبول ہے۔ میں آخر میں قادیانیوں کو دعوتِ فکر دیتا ہوں کہ آج بھی تائب ہو کر درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اختیار کرلو تو راہ نجات ممکن ہے۔